12459-فطرانہ کا حکم اوراس کی مقدار

سوال

کیا یہ مندرجہ ذیل حدیث صحیح ہے :

"رمضان کے روزے اس وقت تک اٹھائے نہیں جاتے حتی کہ فطرانہ ادا کردیا جائے"

اوراگر مسلمان روزے دار شخص محتاج اور ضرور تمند ہو جو زکاۃ کے نصاب کا مالک نہ ہو توکیا اس کو بھی فطرانہ دینا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

فطرانہ ہر مسلمان شخص پر فرض ہے ، اوراس کی ادائیگی ہر وہ شخص کریگا جس کے پاس اپنے اوراپنے اہل وعیال کے لیے عید کے دن اوررات کا خرچ ہو اس کے لیے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا فرض ہے .

اس کی دلیل ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی یہ حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجوریا ایک صاع جو ہر مسلمان مرد وعورت آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے پر فطرانہ فرض کیا ، اور حکم دیا کہ لوگوں کے عید کی نماز کے لیے نکلنے سے قبل ادا کیا جائے"

متفق علیہ ، مندرجہ بالا الفاظ بخاری کے ہیں .

اورابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک صاع غلہ یا ایک صاع کھجوریا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ یا ایک صاع پنیر فطرانہ ادا کیا کرتے تھے"

متفق علیہ .

اور علاقے کی خوراک مثلا چاول وغیرہ کا ایک صاع ادا کرنے سے فطرانہ ادا ہو جائيگا .

یہاں صاع سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے اوروہ چار چلو جو کہ ایک معتدل شخص کے دونوں ہاتھ متوسط طور پر بھرے ہوں صاع بنتے ہیں .

اوراگر فطرانہ ادا کرنا ترک کردے تو وہ گنہگار ہے اوراس کی قضاء واجب ہوگی .

آپ نے جو حدیث بیان کی ہے ہمارے علم کے مطابق تو یہ صحیح نہیں .

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے ، اور ہمارے اور آپ کے قول و عمل کی اصلاح فرمائے .

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے .